The Study of Religion and History
Volume 2 issue 2 (2024)
www.srhjournal.com
ISSN(Print): 3006-3329 ISSN(Online): 3006-3337

مستشرقین کے مطالعہ سیرت النبی ﷺ میں تنقیدات سے مسلمانوں میں عملی اقدامات کا جائزہ

A review of practical steps among Muslims based on criticisms of the Orientalists' study of the Seerat-un-Nabi ﷺ

Dr. Abdul Rahman
A. Lecturer Department of Islamic Studies University of Gujrat, Gujrat Pakistan
Email: onlyimran2010@gmail.com

Abstract:

This article examines the evolving approaches of non-Muslim biographers in their portrayals of Prophet Muhammad (peace be upon him). Historically, many of these writers adopted an antagonistic and biased style, resorting to character assassination and propagating false narratives. They depicted the Prophet in demeaning ways, portraying him in negative roles in plays and films, and even falsely accusing him of idol worship—a practice he vehemently opposed.

Over time, this hostile trend has softened, with modern non-Muslim biographers showing greater interest and a more balanced tone. While some earlier figures like Thomas Carlyle and Montgomery Watt expressed a change in heart, their works still twisted the Prophet's virtues into flaws. However, contemporary writers often acknowledge and openly express admiration for his personality and noble qualities. Despite this shift, a strong undercurrent of religious bias, or "religious extremism," remains prevalent. This bias, fueled by the rapid spread of Islam and the Prophet's growing influence, manifests in various ways:

- *False Accusations: Authors like Imaduddin Lahiz and G.L. Thakur Das have made baseless accusations, such as denying the Prophet's prophetic status, questioning the authenticity of his miracles, and falsely claiming his teachings lacked spiritual depth.*
- *Promoting Their Own Religions: Many biographers aim to prove that Islam is derived from Christianity and Judaism. They suggest the Prophet learned from Christian and Jewish sources, like his muezzin Bilal, his adopted son Zaid, and his wife Maria al-Qibtiyya. This narrative seeks to elevate their own faiths while undermining Islam's originality.*

The article concludes by outlining a response to these challenges. It suggests that the Muslim community must proactively combat these biases through several measures, including promoting Islamic education and unity, ending sectarianism, and

incorporating the Prophet's biography into academic curricula. It also calls for diplomatic and economic boycotts of nations that condone insults against Islam, the use of media to present an accurate image of Islam, and translating the Prophet's biography into various languages to reach a wider, non-Muslim audience.

Keywords: *Non-Muslim Biographers, Prophet Muhammadﷺ, Religious Bias, False Accusations, Islamic Response.*

غیر مسلم سیرت نگاروں کا رجحان اور طرزِ اسلوب مختلف ادوار میں بدلتا رہتا ہے اور ان کے طرزِ اسلوب میں واضح طور پر تبدیلی نظر آتی رہتی ہے۔ماضی کے سیرت نگاروں کا اپنا اسلوب سیرت نگاری تھا،دورِ جدید کے سیرت نگاروں کا اپنا ہی اسلوب ہے جس میں جدت بھی نظر آتی ہے۔

مثلاً ماضی میں انھوں نے حضور اکرم ﷺ کی کردار کشی کے مختلف انداز اپنائے۔ کبھی آپ ﷺ کو ڈراموں، فلموں، تصویری کہانیوں میں ناپسندیدہ کرداروں کی شکل میں پیش کیا، کبھی آپ ﷺ کے جسمِ اطہر کو جہنم کی پست ترین درجوں میں دکھایا، کبھی آپ ﷺ کے بدن کو زمین و آسمان کے درمیان معلق ظاہر کیا، کبھی آپ ﷺ کو بت کی شکل میں پیش کیا گیا، کبھی یہ تاثر پیش کیا کہ آپ ﷺ نے ایک کبوتر پال رکھا ہے جو آپ ﷺ کے کانوں کے پاس آکر بیٹھتا ہے اور اس کبوتر کے بارے میں حضور ﷺ نے لوگوں کو یہ تاثر دیا کہ یہ فرشتہ ہے۔[1]

پھر بعد کے سیرت نگاروں نے اپنے اس رویے کو نہ صرف بدلا، بلکہ بعض تو ایسے بھی ہیں جنھوں نے اس چیز سے براءت کا اظہار کیا، جیسے تھامس کارلائل اور منٹگمری واٹ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے، لیکن ان کی تصنیفات کے مطالعہ سے انسان کو پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے سیرت طیبہ کی ہر خوبی کو خامی بنانے پر اپنا پورا زورِ قلم صرف کیا ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اپنی زندگیاں اس کام کے لیے کھپادیں۔[2]

لیکن دورِ جدید کے غیر مسلم سیرت نگاروں میں دلچسپی کے ساتھ ساتھ لب ولہجہ میں بھی نرمی نظر آتی ہے۔انھوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کی شخصیت اور آپ ﷺ کی اوصافِ حمیدہ کا کھلے دل سے اعتراف کیا اور اپنی تحاریر میں ان کا اظہار بھی کیا۔

غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کے مذہبی رجحان میں تعصب کا غلبہ نظر آتا ہے، کچھ لوگ تو ایسے ہیں کہ ان کی کتابیں تعصب سے بھری پڑی ہیں، لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنھوں نے اچھی باتوں کو کھلے دل سے قبول کیا، مگر اس کے ساتھ ساتھ بھی ان لوگوں کو جہاں موقع ملا انھوں نے اپنے مذہبی تعصب کا ضرور اظہار کیا۔

مذہبی رجحان میں درج ذیل امور زیرِ غور ہیں:

مذہبی انتہا پسندی

اس سلسلہ میں غیر مسلم سیرت نگاروں نے حد درجہ کی انتہا پسندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ مذہب سے جڑے ہوئے ایسے اعتراضات آپ ﷺ کی ذات پر کیے ہیں جن سے آپ ﷺ کا دور کا بھی واسطہ نہیں تھا، مثلاً نبی اکرم ﷺ پر بت پرستی کا الزام لگانا، جب کہ آپ ﷺ نے مکہ کے بت پرست معاشرے میں آنکھ کھولی اور اہل مکہ خدائے واحد کے تصور سے ناآشنا تھے، وہ اس حد تک بت پرستی میں گر چکے تھے کہ خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے تھے۔اس سب کے باوجود آپ ﷺ نے ان کو حق

[1] الازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبی ﷺ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ، لاہور، پاکستان، ذوالقعدہ 1418ھ، ج:7، ص:160، 161

[2] الازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبی ﷺ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ، لاہور، پاکستان، ذوالقعدہ 1418ھ، ص:166

اور خدائے واحد کی وحدانیت کا پیغام دیا، بلکہ آپ ﷺ کی پہلی دعوت ہی توحید کی دعوت تھی، لیکن غیر مسلم سیرت نگاروں کا آپ ﷺ پر بت پرستی کا الزام لگانا، ان کی مذہبی انتہا پسندی کی دلیل ہے۔

دراصل غیر مسلموں کے مطالعہ ٔسیرت کی مذہبی انتہا پسندی کی بنیادی وجہ اشاعتِ اسلام ہے، کیونکہ دینِ اسلام کا غلبہ، محمد رسول اللہ ﷺ کے مقام و منزلت کا بڑھنا ہی تو غیر مسلموں کو کھٹکتا تھا اور اسی چیز نے ان کے اندر تعصب اور نفرت پیدا کر دی اور ان کی مذہبی انتہا پسندی پروان چڑھی۔

اس چیز کو ڈاکٹر نثار احمد اپنے مضمون مطالعہ سیرت اور مستشرقین میں ان انداز میں ذکر کرتے ہیں:

"محمد رسول اللہ ﷺ کا لایا ہوا انقلاب آن کی آن پھیلتا گیا اور اس کے علمبرداروں نے انتہائی مختصر مدت میں اسلام کا پرچم دنیا کے دور دراز علاقوں میں جا کر لہرا دیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ اپنی پیش قدمی میں اسلام نے اپنی راہ کی تمام مزاحمتوں کو اس آسانی کے ساتھ ختم کر دیا کہ دنیائے مغرب آج تک انگشت بدنداں ہے۔ خاص طور پر اس وقت کی معلوم دنیا کی دو بڑی طاقتوں روم اور فارس کا سر غرور سے یوں سرنگوں کیا کہ وہ صدیوں خمیدہ رہا، بہر حال اسلام کی انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ وسعت و اشاعت نے جہاں ایک طرف دنیائے مغرب کی مذہبی و نظریاتی رفعتوں کو پارہ پارہ کر دیا بازنطینی سلطنت کے زرخیز خطوں (شام، فلسطین، مصر وغیرہ) پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا اور چرچ کے مضبوط قلعے فتح ہو گئے، شمالی افریقہ کی فتوحات اندلس اور سسلی کی عرب فتوحات کے دنیائے مغرب کو زیر و زبر کر دیا اور یوں اسلام اور مغرب کے درمیان عداوت کی مستقل بنیاد پڑ گئی۔"[3]

یہی وہ چیزیں ہیں جنھوں نے غیر مسلموں کے اندر مذہبی انتہا پسندی کا رجحان پیدا کر دیا۔ دینِ اسلام کی اشاعت اور پیغمبرِ اسلام کی مقبولیت کی وجہ سے غیر مسلموں نے اس رجحان کو زور دیا تاکہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی نفرت لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جائے۔

عماد الدین لاہز کی کتابیں تحقیق الایمان اور تواریخِ محمدی اسی مذہبی انتہا پسندی کے ضمن میں لکھی گئیں۔ ان کتابوں میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے حوالے سے کئی چیزوں کا رد اور کئی چیزوں پر تنقید بھی اسی ضمن میں ہیں۔

ذیل میں کچھ امثلہ درج ہیں:

مثال: 1

عماد الدین لکھتا ہے:

"نبی اکرم ﷺ نبی برحق نہ تھے، نہ ہی شفیع المذنبین اور نہ ہی خاتم النّبیین تھے۔"[4]

اسی طرح معجزات النبی کے حوالے سے اپنی رائے دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"چونکہ احادیث جو سو دو سو برس بعد آنحضرت ﷺ کے لکھی گئیں ہیں اور راویٔ اول ان کے آنحضرت ﷺ ہی کی ازواج دیگر اقرباء وغیرہ

---

[3] اصلاحی، عبد الرحمٰن پرواز، اسلام اور مستشرقین، دار المصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، یوپی، ہند، 2003ء، ج:3، ص: 121

[4] لاہز، عماد الدین پادری، تحقیق الایمان، http://noor-ul-huda.com، تاریخ رسائی 16-06-2021، ص:16

ہیں۔اور ان احادیث میں بھی باہم اختلاف ہے اور سب فرقوں کی متفق علیہ بھی نہیں ہیں اور اکثر ان میں سے قرآن کی بھی مخالف ہیں، پس اس لیے بحث کے مقام میں مخالف کے سامنے وہ سب غیر معتبر ہیں۔"[5]

مذہبی انتہاپسندی میں عمادالدین نے نبی اکرم ﷺ کے معجزات کے حوالے سے تمام روایات کو غیر معتبر قرار دیا ہے۔

مثال نمبر:2

اسی طرح تعلیمات محمدی پر اعتراضات کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس میں کسی قسم کی روحانی تعلیم موجود ہی نہیں ہے۔

"ساری تعلیم محمدی مجازی تعلیم ہے روحانی بات کی کوئی بھی انھوں نے تعلیم نہیں کی اگر کوئی تعلیم محمدی قرآن میں روحانی لکھی ہے تو مسلمان لوگ ہم کو بتلائیں ہم نے تو سارے قرآن میں محمدی تعلیم کو غور سے دیکھا ہے، بالکل جسمانی تعلیم ہے، مثلاً کعبہ کا حج، صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا، سات کنکریاں پہاڑ پر جاکر پھینکنا، کعبہ میں چل کر سر منڈوانا، حجرِ اسود کو بوسہ دینا، بکریاں ذبح کرنا، وضو کرنا، غسل کو عبادت جاننا، آبِ زمزم پینا، کعبہ کے غلاف کو چومنا، الفاظ پرستی کرنا وغیرہ۔۔۔"[6]

ان باتوں سے عمادالدین یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی تمام تعلیمات جسمانی تھیں، روحانیت نام کی ان میں کوئی چیز نہ تھی۔دین عیسائیت نے ہی ہر قسم کی تعلیم پر زور دیا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہر قسم کے علم کی تکمیل کر کے اس جہان کو آزاد کروایا ہے اور انجیل ایسی تعلیمات سے بھری پڑی ہے۔

مثال نمبر:3

اسی طرح پادری جی ایل ٹھاکرداس نے سیرت المسیح والمحمد میں نبی اکرم ﷺ کو مذنب قرار دینے کی کوشش کی، وہ لکھتا ہے:

"حضرت محمد عملاً گناہ گار تھے اور گناہ سے معافی مانگنے کے لیے بار بار حکم آیا کرتا تھا اور اس بات پر حضرت محمد کا بڑا خیال تھا کہ اللہ بخشنے والا ہے اور اس خیال میں پڑ کر ارادتاً گناہ کر بیٹھتے تھے اور یوں اپنے گناہ اس کی بخشش کو ڈھانپا کرتے تھے، اتنی عبارت یا مثل اس کے کہیں بھی نہیں کہ حضرت محمد گناہ سے پاک تھے۔"[7]

مذکورہ بالا عبارت میں ٹھاکرداس نے محمد ﷺ کو بذاتہ گناہ گار قرار دیا ہے اور عملاً بھی۔

مذہبی انتہاپسندی میں ان لوگوں نے پیغمبر اسلام کی طرف ایسے ایسے الزامات منسوب کیے جن کی کوئی حقیقت نہیں۔

ڈاکٹر نثار احمد نے اپنے مضمون مطالعۂ سیرت اور مستشرقین میں ان الزامات کی نشان دہی کی ہے۔انھوں نے نبی اکرم ﷺ کے نام کو بدل دیا، آپ کا اسم گرامی محمد نہیں تھا، بلکہ آپ کا نام Mahound,Baphomet,Bafum,Mahomet تھا۔نبی اکرم ﷺ انتہائی ادنی ذات کے تھے۔ محمد ﷺ مسیحی پادری تھے اور آپ نے نئے مذہب کی بنیاد رکھی، مخالف مسیح اور عیسائیت کے دشمن تھے، شہوت پرست تھے، اعصابی مرض اور توہمات میں

[5] لاہز، عمادالدین پادری، تحقیق الایمان، http://noor-ul-huda.com، تاریخِ رسائی 2021-06-16، ص:19

[6] لاہز، عمادالدین پادری، تحقیق الایمان، http://noor-ul-huda.com، تاریخِ رسائی 2021-06-16، ص:73

[7] ٹھاکرداس، جی ایل، سیرت المسیح والمحمد، Https//noor-ul-huda.com تاریخ رسائی 2021-6-30، ص:4

مبتلاانسان تھے، وحی کے حوالے سے اور اسی طرح اپنے مذہب کے حوالے سے متذبذب تھے،انہیں یقین ہی نہیں تھا کہ وہ خدا کی طرف سے فرستادہ ہیں،ان کے مذہب کی بنیاد میں مسیحیت کا بڑا عمل دخل ہے، مذہب کی اشاعت میں تشدد کا راستہ اختیار کیا، نبی اکرم صرف اور صرف ایک سیاسی لیڈر تھے،اس کے ساتھ ساتھ آپ ایک معاشرتی، سماجی مصلح تھے نہ کہ پیغمبر وغیرہ وغیرہ۔[8]

درحقیقت یہ تمام باتیں مذہبی انتہا پسندی کا نتیجہ ہیں۔جب انسان اس قدر انتہا پسند ہو جائے تو پھر اس کو نقائص ہی نظر آتے ہیں اور وہ صرف تنقید کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔حقیقت پسندی اس کی نگاہ سے اوجھل ہو جاتی ہے، تعصب اس کے رگ وریشے میں سرایت کر جاتا ہے،وہ ہر اچھی چیز کو بھی بری سے بری بنادیتا ہے اور معاشرے میں صرف اور صرف اس خود ساختہ برائی کو پھیلاتا ہے،وہ ایک برائی کے بعد دوسری برائی کی تلاش میں اپنے وقت کو صرف کرتا ہے، مندرجہ بالا جتنے بھی افکار ونظریات غیر مسلموں کے حوالہ سے گزرے ہیں وہ ان کی مذہبی انتہا پسندی کی دلیل ہیں۔

دینِ مسیحیت اور یہودیت کا پرچار

غیر مسلم سیرت نگاروں نے نبی ﷺ کی سیرت کا مطالعہ اس انداز میں کیا کہ انھوں نے اپنے اپنے مذہب کو فوقیت دی۔انھوں نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ نبی اکرم ﷺ نے انہی کے مذہب پر اسلام کی بنیاد رکھی، یعنی ان کا مذہب اسلام کی اصل اور بنیاد ہے تو کیوں نہ ہمارے مذہب کو مانا جائے اور اسلام کو چھوڑ دیا جائے۔ جب کہ اللہ رب العزت نے بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی اس سوچ کی عکاسی اِن الفاظ میں کی ہے:

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ[9]

"اور تجھ سے یہودی ہر گز راضی نہ ہوں گے اور نہ نصاریٰ، یہاں تک کہ تو ان کی ملت کی پیروی کرے۔ کہہ دے بیشک اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔ اور اگر تو نے ان کی خواہشات کی پیروی کی،اس علم کے بعد جو تیرے پاس آیا ہے،تو تیرے لیے اللہ سے (چھڑانے میں) نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مدد گار۔"

امام شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"أي ليس غرضهم ومبلغ الرضا منهم مايقترحونه عليك من الآيات ويوردونه من التعنتات فإنك لو جئتهم بكل مايقترحون وأجبتهم عن كل تعنت لم يرضوا عنك ثم أخبره بأنهم لن يرضوا عنه حتى يدخل في دينهم ويتبع ملتهم"[10]

"ان کا مقصد اور خوشنودی کی انتہاء یہ ہر گز نہیں ہے جو آپ سے مختلف آیات اور نشانیاں طلب کرتے ہیں اور انہیں شرارت کے پیرایہ میں پیش کرتے ہیں، بے شک آپ ان کے ہر مطالبہ کا جواب لے بھی آئیں اور انکی ہر سازش کا جواب دے بھی دیں تو وہ آپ سے خوش ہونے والے نہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو

[8] اصلاحی، عبدالرحمٰن پرواز، اسلام اور مستشرقین، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، یوپی، ہند، 2003ء، ج:3، ص:129، 130
[9] البقرۃ،2: 120
[10] فتح القدیر، ج:1، ص:157

یہ بھی بتلادیا کہ جب تک آپ ان کے دین اور ملت کے پیروکار نہ بن جائیں تو وہ آپ سے راضی ہونے والے نہیں۔"

اس عبارت سے یہ بات واضح ہے کہ یہود و نصاریٰ کی رضا اسی میں ہے کہ ان کے دین کی پیروی کی جائے اور واقعتاً انھوں نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر اس طرح نقد کیا ہے کہ ان کے دین کو فوقیت حاصل ہو اور ان کے ان اعتراضات کو مان لے یعنی کے ان کی زبان بولے، ان کی تصدیق کرے، ایسے لوگوں پر یہود و نصاریٰ راضی ہیں، ان لوگوں نے اپنے دین کو فوقیت دینے کے لیے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات کہی ہے کہ حضور نے ہمارے مذہب کے لوگوں سے دین سیکھا ہے اور اسی پر بنیاد قائم کی ہے۔

جیسے ڈی ایس مارگولیتھ نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے عیسائی غلاموں سے اور شام سے علم حاصل کیا۔ [11]

اسی طرح آپ ﷺ پر یہودیوں، عیسائیوں، حبشی غلاموں، نبی اکرم ﷺ کے موذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ، متبنی بیٹے زید رضی اللہ عنہ، ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا، صفیہ رضی اللہ عنہا سے علم حاصل کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

جیسا کہ مشہور مستشرق فلپ کے ہٹی نبی اکرم ﷺ کے ذرائع علم پر بات کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> The sources of the koran are unmistakable Christian, Jewish and Arab heathen. Hijaz itself has Jewish but no Christian colonies, but had Christian slaves and merchants. It was surrounded by centres whence Christian ideas could have radiated into it. The Prophet had two Abyssian slaves, his muezzin, Bilal and his future adopted son, Zaid. He also had a Christian wife, Marya the copt as well as a Jewish one, Safiyah born to one of the Medinese tribes he destroyed… Drawn second-hand from heresay, the Koranic material does not distinguish between what is canonical and what is not.[12]

> "قرآن کے ذرائع بلاشبہ عیسائی، یہودی اور عرب بت پرست ہیں۔ خود حجاز میں عیسائی نہ سہی مگر یہودی آبادیاں موجود تھیں، تاہم مسیحی غلام اور تاجر موجود تھے۔ حجاز کے ارد گرد ایسے مراکز بھی موجود تھے جہاں عیسائی عقائد کی روشنی ہو سکتی تھی۔ رسول (ﷺ) کے دو حبشی غلام بھی تھے، ان کے موذن بلال اور ان کے مستقبل کے متبنیٰ زید، ان کی ایک عیسائی بیوی ماریہ قبطیہ اور ایک یہودی بیوی صفیہ بھی تھیں جن کا تعلق اس قبیلے سے تھا جسے آپ ﷺ نے تباہ کر دیا تھا۔ کلیسا کے مسلمہ عقائد کے برعکس اور ثانوی ذریعہ سے ماخوذ ہونے کی وجہ سے، قرآن غلط اور صحیح مذہبی معلومات میں فرق نہیں کرتا۔"

اسی منٹگمری واٹ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کو جو کہ عیسائی مذہب کے پیروکار تھے، نبی اکرم ﷺ کے حصول علم کا ذریعہ قرار دیا، وہ

---

[11] Muhammad and the Rise of Islam, p:9

[12] Hitti Philip K, Islam and the West, A Historical, Culture Survey, D.Van Nost and Company Ine, New Jersey, 1962, P:14

کہتا ہے کہ محمد ﷺ نے اپنے ابتدائی مشن میں کچھ علم حاصل کیا ہوگا۔[13]

کیرن آرم سٹرانگ نے بھی مطالعہ سیرت النبی ﷺ میں مذہبی انتہاپسندی والے رجحان کو اختیار کیا ہے۔اس نے اپنی کتاب Muhammad: Prophet for our time میں اپنے مذہب کو فوقیت دینے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے،وہ لکھتی ہے:

> Muhammad had recently introduced some new practices. As a result of the night journey, perhaps, Muslims now prayed facing the direction(Qiblah) of Jerusalem, reaching out to the holy city of the people of the Book. Muhammad has introduced Mus'ab to hold a special prayer meeting on Friday afternoon while the Jews were preparing for their Sabbath, and to fast with the Jews on Yom Kippur. Muslims would now praying in the middle of the day, as the Jews did, and observed the modified version of the Jewish dietary laws, similar to those adopted by the early Christians. Scholars used to think that Muhammad introduced these new devotions in order to appeal to the Jews of Yathrib, but this view has recently been challenged. Muhammad would not have expected the jews to convert to his religion, because they had their own revealed din.[14]

> "محمد نے کچھ نئے طریقِ کار متعارف کروائے۔سفرِ معراج کے نتیجے میں،شاید مسلمان اب اہلِ کتاب کے مقدس شہر یروشلم کی سمت (قبلہ) رُخ کر کے نماز ادا کرنے لگے۔ محمد نے مصعب کو مسلمانوں کے لیے جمعہ کی سہ پہر ایک (مذہبی) اجتماع کے اہتمام کی ہدایت کی،اور اس کے ساتھ ساتھ یہود کے ساتھ یوم کپور پر روزہ رکھنے کی بھی ہدایت کی۔مسلمان اب یہودیوں کی طرح دن کے وسط میں بھی نماز پڑھنے لگے،اور انھوں نے یہود کے غذائی قوانین کی ایک اصلاح شدہ صورت کو بھی اپنایا جو ابتدائی عیسائیوں نے اپنایا تھا۔علماء یہ خیال کرتے تھے کہ محمد نے یہ نئی عقیدتیں یثرب کے یہودیوں کو مائل کرنے کے لیے متعارف کروائیں،لیکن اس خیال کو حال ہی میں چیلنج کیا گیا ہے۔محمد یہودیوں سے یہ توقع نہیں کر سکتے تھے کہ وہ اپنے مذہب سے پھر جائیں گے،کیونکہ ان کا اپنا الہامی مذہب بھی تھا۔"

مذکورہ بالا اقتباس سے مصنفہ کے خیالات کا انداہ لگایا جا سکتا ہے۔مصنفہ کے نزدیک حضرت محمد ﷺ نے مدینہ آمد کے بعد نماز جمعہ کی اجتماعی عبادت کا آغاز،بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا،یہودیوں کی طرح دن کے وقت بھی نماز ادا کرنا،عاشورہ کا روزہ رکھنا وغیرہ وغیرہ یہودیوں کی اتباع میں ان امور کو اختیار کیا۔

یعنی غیر مسلم سیرت نگاروں کے نزدیک ان تمام عبادات اور امور کو اختیار کرنا یہودیوں کی دین کی اتباع میں تھا اور ساتھ ہی ساتھ ان کی خوشنودی بھی مقصود تھی۔بظاہر نبی اکرم ﷺ کا ان تمام امور کو اختیار کرنا اپنی ذاتی خواہش کی تکمیل میں تھا نہ کہ وحی الٰہی کی اتباع میں۔

---

[13] Muhammad at Macca p:39

[14] Arm Strong, Karen,Muhammad A Prophet for our time, Harper Collins Publishers, New York, 2006 P:95,96

قرآن نے ان تمام باتوں کی نفی کی ہے، حضور اکرم ﷺ نے ساری زندگی وحیٔ الٰہی کی اتباع کی ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ [15]

"اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے، کہتے ہیں کوئی قرآن اس کے سوا لے آ، یا اسے بدل دے۔ کہہ دے میرے لیے ممکن نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں، میں پیروی نہیں کرتا، مگر اسی کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے، بیشک میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔"

دوسری جگہ پر فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ [16]

"اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔"

لہٰذا نبی اکرم ﷺ نے جن امور کو اختیار کیا وہ اللہ رب العزت کا حکم ہوتا تھا، اس میں آپ کی کسی ذاتی خواہش کا عمل دخل نہیں تھا۔

ڈاکٹر حافظ محمد زبیر نے اپنی کتاب ''اسلام اور مستشرقین'' میں ایسے غیر مسلم سیرت نگاروں کی طرف اشارہ کیا ہے جن کے مطالعۂ سیرت النبی ﷺ کا مقصد صرف اور صرف اپنے دین کو فوقیت دینا تھا، وہ لکھتے ہیں:

"چرچ اور اس کے متولیوں کی ایک بڑی تعداد نے اسلام کا چہرہ مسخ کرنے کے لیے اور اس سے متعلق حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کے لیے مشرقی علوم و فنون کی طرف توجہ دی۔ علاوہ ازیں استشراق کے دینی محرکات میں عیسائی عوام کی اسلام کی طرف رغبت کو روکنا اور مسلمانوں کو عیسائی بنانا بھی شامل تھا۔ اسی طرح مصادر اسلامیہ یعنی کتاب و سنت میں تشکیک پیدا کرنے میں یہودی مستشرقین کی ایک جماعت نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان یہودی مستشرقین میں گولڈ زیہر Goldziher (1850۔1921ء)، نولڈیکے Theodor Noldeke (1836۔1930ء)، رچرڈ بیل Richard Bell (1876۔1952ء)، ریجس بلیشے Régis Blachère (1900۔1973ء) اور ویلہاؤزن Wellhausen (1844۔1918ء) وغیرہ شامل ہیں۔" [17]

لہٰذا غیر مسلم سیرت نگاروں کا یہ کہنا کہ اسلام دینِ عیسائیت اور دینِ یہودیت سے ماخوذ ہے اور یہی ادیان اصل ہیں اور اسلام ان کی فرع ہے، یہ نظریات سراسر باطل ہیں۔ ایسا وہ محض اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے دین کا پرچار کر سکیں، لوگوں کو اپنے دین کی طرف مائل کر سکیں، اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ اسلام ان کے تابع ہے، جب کہ اسلام نے ان کے مسلمہ عقائد کا رد کیا ہے جو یہودیت اور عیسائیت کی بنیاد ہیں، مثلاً ابنیتِ مسیح علیہ الصلاۃ والسلام، عقیدۂ کفارہ، عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ قرار دینا وغیرہ۔

---

[15] یونس، 15:10

[16] النجم، 53:3،4

[17] زبیر، ڈاکٹر حافظ محمد، اسلام اور مستشرقین، کتاب سرائے بیت الحکمت، لاہور، پاکستان، 1441ھ-2020ء، ص:28

اسلام کے اندر وہ جامعیت اور کاملیت ہے جو کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہے اور اسلام نے اپنے سے پہلے ادیان کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔ جہاں جو چیز لوگوں کی آسانی کے لیے اختیار کرنے کو کہا گیا اسی کو اختیار کیا جائے اور جہاں کسی سابقہ چیز کو باقی رکھا تو حقیقتاً اُس میں ہی انسان کی بھلائی تھی، بہر حال غیر مسلم سیرت نگاروں کی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو مذہبی انتہا پسندی کے زمرے میں درج ذیل نکات نظر آتے ہیں:

1۔ تہذیب اسلامی کی تحقیر کرنا

2۔ مسلمانوں کے مسلمہ عقائد کی تردید کرنا

3۔ کتاب وسنت میں اپنی سابقہ روش کو برقرار رکھتے ہوئے عبارتوں میں تحریف کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ ان کا غلط مفہوم بیان کر کے اپنا من چاہا مطلب بیان کرنا

4۔ یہودیت اور عیسائیت کی تبلیغ اور ان کی برتری ثابت کرنے کے لیے اسلامی تاریخ کو مسخ شدہ حقائق کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرنا

5۔ مسلمانوں کا اپنے دین اور نبی سے رشتہ توڑنے کی مذموم کوششیں کرنا

مسلمانوں کی جانب سے مستشرقین کے مطالعہ سیرت النبی ﷺ میں تنقیدات کا عملی جائزہ

غیر مسلم سیرت نگاروں نے سیرت النبی ﷺ کو مسخ کرنے اور اس میں شکوک وشبہات پیدا کرنے میں اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں، ان کا اولین مقصد یہی تھا کہ دین اسلام کی غلط تصویر پیش کی جائے اور اپنے مذہب کی برتری ظاہر کی جائے۔ ان لوگوں کے ہاں دینی افکار واقدار کی کوئی وقعت و قیمت نہیں ہے اور اپنے آپ کو تجدد پسند، مصلح ومفکر اور محقق ظاہر کر کے افتراق وانتشار پیدا کرنے میں کسی بھی قسم کی کسر نہ چھوڑی۔ ان لوگوں نے اس قسم کے باطل وبے بنیاد نظریے پیش کیے جس سے انحراف کی فضا قائم ہو سکے اور نئی نسل ان کے فتنے میں آسانی سے آسکے اور ان کے نظریات کو من وعن تسلیم کریں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی کمزوریوں سے آگاہ کیا جائے، ان کے باطل دلائل کا پردہ چاک کیا جائے، ان لوگوں کی ذہنی علمی جنگ بغیر تیاری کے نہیں لڑی جا سکتی، اس کے لیے ہمیں شعور وآگاہی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ ذیل میں کچھ امور ذکر کیے جاتے ہیں جن کی آج مسلمانوں کو ضرورت ہے۔

1. اسلامی تعلیمات سے آگاہی وعمل

اسلامی تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ انسانی معاشرے کو ایک ایسا ضابطہ حیات ملے جو اللہ اور اس کے رسول پر کامل ایمان واعتقاد سے ہم آہنگ ہو۔ اسلام کا نظام تعلیم ضابطہ اخلاق کو سنوارتا ہے اور لادین عناصر کے مقابلے میں عمدہ اخلاق وسیرت پر زور دیتا ہے۔ اسلامی نظام تعلیم دین ودنیا فرد اور اجتماع دونوں کی فلاح وبہبود کو مدّنظر رکھتا ہے، لہٰذا موجودہ دور میں نت نئے فتنے رونما ہو رہے ہیں، ان فتنوں سے بچنے کے لیے اور اپنی نسل نو کی حفاظت کے لیے ضروری ہے ہمیں اسلامی تعلیمات کا علم ہو۔ یہی وجہ ہے جو اللہ رب العزت نے ہمیں نعمتیں عطا کی ہیں جیسے کان، آنکھیں، دل وغیرہ ضروری ہے کہ انسان ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے پروردگار کو سمجھے اور دین اسلام کی تعلیمات سے اپنے قلوب واذھان کو منور کرے، لہٰذا جو شخص ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس کو کہا گیا ہے وہ چوپایوں کی طرح ہے یا اس سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ

أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ[18]

"اور بلاشبہ یقیناً ہم نے بہت سے جن اور انسان جہنم ہی کے لیے پیدا کیے ہیں، ان کے دل ہیں جن کے ساتھ وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جن کے ساتھ وہ سنتے نہیں، یہ لوگ چوپاؤں جیسے ہیں، بلکہ یہ زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں، یہی ہیں جو بالکل بے خبر ہیں۔"

اسلامی تعلیمات سے دوری کی وجہ سے انسان کے گمراہ ہونے میں وقت نہیں لگتا، شیاطین اس کو گمراہی کی طرف دھکیل دیتے ہیں، لہٰذا موجودہ دور میں بالخصوص جس میں کفار ہر طرح سے اپنی سازشوں کا جال بچھا رہے ہیں نبی اکرم ﷺ اور دین اسلام کو بدنام کرنے کے لیے ہر طرح کی قوت صرف کر رہے ہیں اس تناظر میں اسلامی تعلیمات سے واقفیت ہونے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل بہت ضروری ہے۔

2. مضبوط رشتہ اخوت واتحاد

اللہ رب العزت نے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کے ذریعے مسلمانوں کے درمیان ایک مستحکم رشتہ قائم کیا جسے اخوت اسلامی کہا جاتا ہے۔ اس کی عظمت، فضیلت وافادیت اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب یہ مضبوط سے مضبوط تر ہو، پھر اس کو دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کر سکے گی۔ یہ رشتہ اخوت رحمت الٰہی کا باعث بنتا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ[19]

"حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، اس لیے اپنے دو بھائیوں کے درمیان تعلقات اچھے بناؤ، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہارے ساتھ رحمت کا معاملہ کیا جائے۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے۔ رنگ ونسل، زبان، قومیت اور علاقوں کی بنیاد پر بننے والے جو رشتے ہیں یہ ناپائیدار ہیں۔ فوقیت صرف اور صرف رشتہ اخوت اسلامی کی ہے جو اس کی موجودگی میں کسی اور کو فوقیت واولیت دیتے ہیں وہ قرآن کے واضح حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے مسلمان بھائی کی عزت کرنا، اس کی حفاظت کرنا، اپنے بھائی کے لیے کسی نقصان اور برائی کے عمل میں شریک نہ ہونا اور باہمی عمدہ اخلاق و کردار کا مظاہرہ کرنا یہ وہ چیزیں ہیں جن سے یہ رشتہ مضبوط ہوتا ہے۔

اسی لیے رحمت کائنات ﷺ کا فرمان ہے:

الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[20]

---

[18] الاعراف، 179:7

[19] الحجرات، 10:49

[20] سنن أبی داؤد، کتاب الادب، باب المواخاة، ح: 4893، ج: 4، ص: 273

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم وزیادتی کرتا ہے اور نہ اسے اس کے حالات پر چھوڑ دیتا ہے (کہ اس کی کوئی پرواہی نہ کرے) جو شخص اپنے بھائی کے کام میں ہوگا (اس کی کوئی ضرورت پوری کرے گا) تو اللہ اس کے کام میں ہوگا (اللہ تعالیٰ بھی اس کی کوئی ضرورت پوری کردے گا) ۔اور جس نے کسی مسلمان کا ایک دکھ دور کیا اللہ عزوجل قیامت کے روز اس کا ایک دکھ دور کرے گا، اور جس نے کسی مسلمان کا عیب چھپایا، اللہ عزوجل قیامت کے روز اس کے عیب چھپائے گا۔"

رشتہ اخوت کی مضبوطی کے ساتھ ساتھ باہمی اتحاد کی بھی بہت ضرورت ہے۔ کسی بھی معاشرے میں لوگوں میں باہمی اتفاق واتحاد ہو تو پھر کسی بھی قسم کا فتنہ برپا نہیں ہو سکتا۔ آج اتحاد کی بہت ضرورت ہے جیسے وہ مسلم ممالک کے درمیان ہو، سیاسی پارٹیوں کے درمیان ہو، مختلف مسالک کے علماء کے مابین ہو یا عوام الناس کے درمیان۔ گویا کہ مسلم امہ کی اس کو بہت ضرورت ہے۔ کفار کی چالوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلمانوں کو اکٹھا ہونے کی ضرورت ہے۔ تاریخ انسانی اس بات کی گواہ ہے جب مسلمانوں کے درمیان اتحاد میں رخنہ پڑا پھر نتائج اچھے ثابت نہیں ہوئے۔ مسلمانوں کے تفرق اور آپس کے نزاع واختلاف سے ہمیشہ اغیاروں نے فائدہ اٹھایا اور مسلمانوں کو کچلنے اور دبانے کی کوشش کی، آج مسلمانوں کو دین اسلام کی عزت، پیغمبر اسلام کی حرمت ودفاع کے لیے متحد و متفق ہونا پڑے گا، پھر ہی کفار کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ ہوگا اور مسلمان ہر محاذ پر سرخرو ہوں گے۔

3. فرقہ پرستی کا خاتمہ

مسلمانوں کی جانب سے اس چیز کی بڑی ضرورت ہے کہ فرقہ واریت کا خاتمہ کیا جائے۔ مسلمانوں کے باہمی اتفاق واتحاد کا فائدہ دین اسلام کو ہوگا۔ مجال ہے کہ کوئی پیغمبر اسلام کی طرف میلی آنکھ سے بھی دیکھے۔ اغیار کی یہ سازش ہے، یہ لوگ خود ہی مریں اور ہم اپنا کام کرتے رہیں، ان کو ہماری طرف دیکھنے کی بھی فرصت نہ ملے۔ یاد رہے جب دین و منصب کے نام پر تنگ دلی اور بغض وعداوت کے مظاہرے ہونے لگیں، فتنہ پردازی وخون ریزی کو عین دین سمجھا جانے لگے تو اس طرح دین کی روح مضمحل ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ فرقہ وارانہ عصبیت جنم لیتی ہے۔ دراصل حقیقت یہ ہے کہ مذہب کا نام لینے والے افراد دین ومذہب کا نام تو جانتے ہیں لیکن اس کی اصل روح اور تقاضوں سے بے خبر رہتے ہیں، جس کی بنا پر ملک میں قتل وغارت اور فتنہ وفساد برپا ہوتا ہے اور اس سے استعماری قوتیں فائدہ اٹھاتی ہیں۔

فرقہ واریت کے خاتمہ کی یہی صورت ممکن ہے ہمیں قرآن اور محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت کی طرف پلٹنے کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت نے کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا[21]

"اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو۔"

داعیان اسلام کو یہ کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے لوگوں کو سیرت النبی ﷺ کی طرف راغب کریں، پڑھیں بھی اور اس پر عمل بھی کریں پھر ہی ممکن ہے کہ کفار اپنی

[21] آلِ عمران،103:3

سازشوں سے باز رہیں گےاور دین اسلام پر کسی بھی طرح کا حملہ نہ کریں گے۔

4. عصری تعلیم میں سیرت النبی ﷺ کی شمولیت

اس وقت امت ایک نازک موڑ سے گزر رہی ہے۔ مسلمانوں نے پوری دنیا میں اپنا مقام و مرتبہ گنوادیا ہے اور دن بدن اس ذلت و رسوائی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دشمنوں کی یلغار ہے۔ عالم اسلام طاغوتی قوتوں کے آگے بے بس نظر آرہا ہے۔ خون مسلم کی قیمت بے وقعت ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں، جہاں جی چاہے مسلمانوں کا خون بہادیا جاتا ہے اور پوری دنیا خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے اور کفر کی بنیادیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جارہی ہیں۔ زندگی کے ہر پہلو میں ترقی کے راستے ان کے لیے ہموار کیے جا رہے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز پر ان کا کنٹرول اور تسلط ہے۔ یہاں تک کہ ابھی تک مسلمانوں کے بالخصوص پاکستان کے تعلیمی نصاب میں غیر مسلموں کے تذکرے موجود ہیں اور ہمارے بچے ان کے کرداروں کو پڑھتے ہیں۔ کتابیں ان کے کرداروں سے بھری پڑی ہیں۔ بہر حال یہ ایک حقیقت ہے اور مسلمانوں کے خلاف سوچی سمجھی سازش ہے۔ مسائل کے اس دلدل سے نکلنے کے لیے ضروری ہے کہ سیرت الرسول ﷺ کو مسلم اُمہ اجتماعی حیثیت سے اپنی عملی زندگی میں رائج کرے۔ عصری اداروں اور کالجوں میں زیر تعلیم طلباء کے لیے ایسا نصاب تیار کیا جائے جو سیرت الرسول، سیرت الصحابہ اور تاریخ اسلام پر مشتمل ہو۔ عصری درس گاہوں میں زیر تعلیم طلباء کے کورس میں سیرت کا مضمون نہیں ہوتا جس کی وجہ سے وہ سیرت سے ناواقف رہتے ہیں اور اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس مضمون کو پڑھنے کی ذمہ داری ہر طالب علم پر ہو۔ طبقاتی تقسیم کا تصور یہاں ختم ہونا چاہیے، کیونکہ ہمارے نبی پوری انسانیت کے نبی ہیں۔ عصری اداروں سے پڑھے لکھے لوگ جب سیرت النبی ﷺ سے واقف ہو جائیں گے پھر وہ کسی کے آلہ کار نہیں بنیں گے، مذہب سے بیزار نہ ہوں گے، پھر دنیا کے کسی بھی گوشہ میں جائیں تو اسلام کی حقیقی تصویر لوگوں کے سامنے واضح کریں گے۔

5. سفارتی و معاشی انقطاع

عصر حاضر میں مسلمانوں کو خیر امت کی حیثیت سے مٹانے کی سازش ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی اہانت سر عام کی جارہی ہے۔ آپ ﷺ کے بارے میں ایسا متعصبانہ مواد پیش کیا جارہا ہے کہ جس کی سرپرستی خود ان ممالک کے حکمران کر رہے ہیں۔

جس کی حالیہ مثال بدنام زمانہ وہ فلم ہے جو حال ہی میں بداخلاق اور بد قماش پادری ''ٹیری جونز'' کی مدد سے اور اسرائیل کے یہودی تاجروں کے مالی تعاون کے ساتھ تیار کی گئی ہے۔ جس میں محسن انسانیت ﷺ کی ذات کا تمسخر اڑایا گیا، جسے امریکی حکومت اور میڈیا نے اظہارِ آزادی رائے کا نام دیا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی عظیم شخصیت کی شان میں بے ادبی و گستاخی کرنا اور ایسے جملے ادا کرنا جس سے مسلم اُمہ کی دل آزاری ہو یہ آزادی اظہارِ رائے ہے۔ دنیا کے کسی بھی معاشرے میں رائے کے اظہار کی ایسی آزادی نہیں ہے جس کی چاہا عزت خاک میں ملادی، اگر یہ آزادی اظہار رائے ہے تو اس کا اطلاق ھولو کاسٹ پر کیوں نہیں ہوتا، کیوں اس موضوع پر گفتگو کرنے پر پابندی ہے جو کرتا ہے اس کو سزا سنائی جاتی ہے۔[22]

بہر حال ان تمام مصنوعی تصویروں اور کارٹونوں کا مقصد یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شخصیت کو داغ دار کیا جائے اور جو حسن ظن لوگوں کے دلوں میں حضور کے بارے میں پایا جاتا ہے اس کو بد گمانی میں تبدیل کیا جائے۔

---

[22] پسروری، محمد شفیق خان، حرمت رسول ﷺ اور آزادی رائے، مخزن علم، اردو بازار، لاہور، پاکستان، طبع اول ستمبر 2012ء، ص: 13

ان تمام باتوں کا یہی حل ہے ان کے ساتھ مکمل سفارتی ومعاشی بائیکاٹ کیا جائے تاکہ مذہب اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق گستاخانہ رویہ کا خاتمہ کیا جائے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مفادات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دین اسلام کے ساتھ مکمل وفاداری کی جائے۔

6. میڈیا پر حقیقی اسلام کی تصویر

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے لوگوں کا بیشتر وقت ذرائع ابلاغ کی صحبت میں گزرتا ہے۔ ذرائع ابلاغ انسان کی عملی زندگی پر ضرور اثر انداز ہوتا ہے اور یہ ایک بہت بڑا المیہ میڈیا مغربی تہذیب کے تسلط کا شکار ہے،انہی کے زیر اثر ہے، جہاں مرضی چاہیں وہ اس کا رخ موڑ دیتے ہیں۔یہ طبقہ ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعے سے جو افکار وخیالات پھیلا رہے ہیں وہ اب کسی سے ڈھکے اور چھپے نہیں ہیں۔ان کا مقصد مغربی تہذیب وثقافت، اقتصاد،زبان ولباس،فحاشی وعریانی کو مسلم ممالک میں عام کر دیا جائے۔انہی ذرائع ابلاغ کے ذریعے سے شعائر اسلام اور توہین رسالت کے حوالہ سے باقاعدہ منظم طریقہ سے کام کیا جارہا ہے تاکہ مسلمانوں کو شعائر اسلام سے برگزشتہ کیا جاسکے۔اسلام کی تہذیبی روایات کو ختم کرنا ہی مغرب کا اصل ہدف ہے۔ مسلمانوں کو اس حوالہ سے غوروفکر کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ مغرب کے اس مکروہ چہرہ کے حوالہ سے کوئی لائحہ عمل مرتب کریں،ایسی حکمتِ عملی بنائیں جو اس صورتِ حال کا مقابلہ کر سکیں جس سے اسلامی تشخص کا احیاء وبقا ہو۔

7. جامعات میں غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کے منہج اور ان کی تحقیقات کے متعلق آگاہی

دورِ حاضر میں یہ بہت ہی ضروری ہے بالخصوص نوجوان نسل کو فکری گمراہی سے بچانے کے لیے جامعات میں باقاعدہ طور پر غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کے مناہج اور ان کی تحقیقات سے آگاہی بہت ہی ضروری ہے، بلکہ حکومتی سطح پر اس حوالہ سے سرپرستی ضروری ہے،اس ضمن میں اسلام کو درپیش تحدیات کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ جیسے اہم موضوع کے مطالعہ وتحقیق کے لیے علمی وتحقیقی اداروں کی سطح پر افراد کی تیاری کی ضرورت اور جامعات اس حوالہ سے اپنا کردار ادا کریں۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر غیر مسلموں کی جانب سے جو کام کیا گیا ہے ہر ایک کے منہج کو واضح اور عام کیا جائے۔ان کی تحقیق کا انداز کیا ہے، کس طرز کی انھوں نے تحقیق کی ہے وضاحت ضروری ہے۔ مغربی دانشوروں کی علمی تحقیقات اور ان کے مناہج کو درست طور پر پرکھنے اور ان کے نقد ومحاکمہ کے لیے باقاعدہ جامعات میں تحقیقی مراکز تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔

8. غیر مسلموں کو دعوت وتبلیغ ومسلم اقلیتوں کی دینی تربیت

اللہ رب العزت نے بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ راست پر لانے کے لیے کم وبیش سوالاکھ انبیاء کرام مبعوث فرمائے اور آخر میں رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ کو نبی ورسول بنا کر مبعوث فرمایا۔نبی اکرم ﷺ کی دعوت جو مسلمانوں کو آپ نے دی ایک بڑی تعداد دائرہ اسلام میں داخل ہوئی آپ ﷺ کے اخلاق وکردار اور تعلیمات کو دیکھ کر آج مسلمانوں نے غیر مسلموں کو دعوت دینے کا اپنا مشن بنایا ہی نہیں،بہت کم ایسے لوگ ہیں جو اس میدان میں اپنی بھر قوت وتوانائی خرچ کر رہے ہیں اور یہ کسی جہاد سے کم نہیں ہے۔ آج ضرورت اس چیز کی ہے کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں جو ان کے اندر غلط فہمیاں ہیں ان کو دور کیا جائے۔ طلباء جو مدارس سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں ان کو اس ہنر سے آگاہ کیا جائے، غیر مسلموں کو دعوت دین کیسے پیش کی جائے۔ نفرت اور شدت پسندی کو ختم کر کے قرآن کے ان اصولوں و قوانین کو مدّنظر رکھتے ہوئے میدان دعوت میں نکلیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ [23]

"اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے۔"

یہی نرمی اور عمدہ گفتگو کا اصول موسیٰ علیہ السلاۃ والسلام کو اللہ رب العزت نے فرعون کو دعوت دینے کے لیے کہا:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ [24]

"تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ،اس نے بڑی سرکشی کی ہے،اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے۔"

بالخصوص بین المذاہب مکالمہ جات میں مسلمانوں کا رویہ ایسا ہو کہ غیر مسلم ان کے علم و فضل،دین داری اور سیرت و کردار سے متاثر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو جائیں۔غیر مسلموں کو دعوت و تبلیغ دینے کے ساتھ ساتھ مغربی معاشرہ میں آباد مسلم اقلیت کے لیے سب سے اہم اور بنیادی دینی ضرورت ہے کہ ان کی اسلامی تعلیم و تربیت کا موئثر انتظام کیا جائے، کیونکہ وہاں موجود مسلمانوں کی آئندہ نسلوں کے اسلامی مستقبل کا انحصار دینی تعلیم و تربیت کے موئثر انتظام پر ہے۔قرآنِ مجید کے مسلسل مطالعہ اور سیرت النبی ﷺ پر تدبر کرنے سے ان کے ہر قسم کے اشکالات دور ہوں اور ان کے لیے ہر قسم کی گمراہی سے بچنے کے لیے یہی موئثر ذریعہ ہے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ ان ممالک میں سیرت النبی ﷺ کانفرنسز کا خصوصی اہتمام کیا جائے اور سیرت کے حوالہ سے جو چیلنجز در پیش ہیں ان کی آگاہی کے ساتھ ساتھ ان کا دلائل کے ساتھ رد کیا جائے۔

9. یورپین زبانوں میں سیرت النبی ﷺ کی اشاعت

اسلامی موضوعات پر مغربی زبانوں میں موئثر اور معیاری کتب کی کمی بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔نبی اکرم ﷺ کی سیرت کو ان زبانوں میں متعارف کروانے کی ضرورت وسیع پیمانے پر ہے۔اس کی وجہ سے حضور ﷺ کے حوالہ سے ان کے ذہنوں میں جو شکوک و شبہات ہیں وہ زائل ہو جائیں گے۔اسلام اور پیغمبر اسلام کی سچی و حقیقی تصویر ان کے سامنے رونما ہو گی۔مسلمانوں کو اس حوالہ سے عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

سید ابو الحسن علی ندوی مغربی زبانوں میں بحث و تحقیق کے حوالہ سے امت مسلمہ سے گلہ و شکوہ کیا ہے کہ جس نہج پر ان کو کام کرنا چاہیے تھا اس میں وہ ناکام رہے۔کم از کم ان ملکوں میں جن کا مغربی تہذیب سے واسطہ تھا مغربی زبانوں میں زیادہ سے زیادہ کام کیا ہوتا اور اسلامی عقائد و اصول و تہذیب و تمدن، قانون،علوم و فنون،مثالی اسلامی ادوار کی تاریخ کے حوالہ سے اعلیٰ معیار کی کتابیں اور محققانہ بحثیں منظر عام پر آتیں جو مغربی تہذیب پر تنقید اور اس کے کمزور پہلو کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام کے محاسن کو واضح کرتیں،لیکن اسلامی موضوعات پر مغربی زبانوں میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ توقع پر پورا نہ اترا جو کہ ایک افسوسناک اور تاریخی حقیقت ہے۔ایک حقیقت پسند مورخ

---

[23] النحل،16:125

[24] طٰہٰ،20:43،44

اس موقع پر مایوسی اور استعجاب کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔[25]

لہٰذا مسلم امت کے لیے ضروری ہے کہ اس نہج پر بھی مؤثر اور جامع کام کیا جائے جس سے دنیا میں اسلام کی حقیقت واضح ہو اور لوگ قبولیت اسلام کے ساتھ ساتھ حب نبوی سے اپنے دلوں کو منور کریں۔

مصادر و مراجع

1. الازھری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبی ﷺ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ، لاہور، پاکستان، ذوالقعدہ 1418ھ، ج:7، ص:160،161
2. الازھری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء النبی ﷺ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ، لاہور، پاکستان، ذوالقعدہ 1418ھ، ص:166
3. اصلاحی، عبدالرحمٰن پرواز، اسلام اور مستشرقین، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، یوپی، ہند، 2003ء، ج:3، ص:121
4. لاہز، عمادالدین پادری، تحقیق الایمان، http://noor-ul-huda.com، تاریخِ رسائی 16-06-2021، ص:16
5. لاہز، عمادالدین پادری، تحقیق الایمان، http://noor-ul-huda.com، تاریخِ رسائی 16-06-2021، ص:19
6. لاہز، عمادالدین پادری، تحقیق الایمان، http://noor-ul-huda.com، تاریخِ رسائی 16-06-2021، ص:73
7. ٹھاکرداس، جی ایل، سیرت المسیح والمحمد، Https//noor-ul-huda.com تاریخ رسائی 30-6-2021، ص:4
8. اصلاحی، عبدالرحمٰن پرواز، اسلام اور مستشرقین، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، یوپی، ہند، 2003ء، ج:3، ص:129،130
9. البقرۃ، 2:120
10. فتح القدیر، ج:1، ص:157

11. Muhammad and the Rise of Islam, p:9

12. Hitti Philip K, Islam and the West, A Historical, Culture Survey, D.Van Nost and Company Ine, New Jersey, 1962, P:14

13. Muhammad at Macca p:39

14. Arm Strong, Karen,Muhammad A Prophet for our time, Harper Collins Publishers, New York, 2006 P:95,96

15. یونس، 10:15
16. النجم، 53:3،4
17. زبیر، ڈاکٹر حافظ محمد، اسلام اور مستشرقین، کتاب سرائے بیت الحکمت، لاہور، پاکستان، 1441ھ-2020ء، ص:28
18. الاعراف، 7:179
19. الحجرات، 49:10
20. سنن أبي داؤد، کتاب الادب، باب المواخاۃ، ح:4893، ج:4، ص:273
21. آلِ عمران، 3:103
22. پسروری، محمد شفیق خان، حرمت رسول ﷺ اور آزادی رائے، مخزن علم، اردو بازار، لاہور، پاکستان، طبع اول ستمبر 2012ء، ص:13
23. النحل، 16:125
24. طٰہٰ، 20:43،44

---

[25] ندوی، سید ابوالحسن علی، اسلامیات اور مغربی مستشرقین و مسلمان مصنفین، مترجم سید سلمان حسینی ندوی، مجلس تحقیقات و نشریات اسلام۔ لکھنؤ، ہند، طبع اول 1402ھ / 1982م، ص:22

25. ندوی، سیدابوالحسن علی، اسلامیات اور مغربی مستشرقین ومسلمان مصنفین، مترجم سید سلمان حسینی ندوی، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام- لکھنؤ، ھند، طبعہ اول 1402ھ/1982م، ص: 22

REFERENCES:

1. Al-Azhari, Pir Muhammad Karam Shah. Zia al-Nabi ﷺ. Zia-ul-Quran Publications, Ganj Bakhsh Road, Lahore, Pakistan, Dhu al-Qa'dah 1418 AH, vol. 7, pp. 160–161.
2. Al-Azhari, Pir Muhammad Karam Shah. Zia al-Nabi ﷺ. Zia-ul-Quran Publications, Ganj Bakhsh Road, Lahore, Pakistan, Dhu al-Qa'dah 1418 AH, p. 166.
3. Islahi, Abdul Rahman Parwez. Islam and the Orientalists. Dar al-Muṣannifīn, Shibli Academy, Azamgarh, U.P., India, 2003, vol. 3, p. 121.
4. Lahiz, Imad al-Din (Pastor). Taḥqīq al-Imān. http://noor-ul-huda.com accessed 16-06-2021, p. 16.
5. Lahiz, Imad al-Din (Pastor). Taḥqīq al-Imān. http://noor-ul-huda.com accessed 16-06-2021, p. 19.
6. Lahiz, Imad al-Din (Pastor). Taḥqīq al-Imān. http://noor-ul-huda.com accessed 16-06-2021, p. 73.
7. Thakur Das, G. L. Sīrat al-Masīḥ wa al-Muḥammad. https://noor-ul-hud a.comaccessed 30-06-2021, p. 4.
8. Islahi, Abdul Rahman Parwez. Islam and the Orientalists. Dar al-Muṣannifīn, Shibli Academy, Azamgarh, U.P., India, 2003, vol. 3, pp. 129–130.
9. Al-Baqarah, 2:120.
10. Fath al-Qadīr, vol. 1, p. 157.
11. Muhammad and the Rise of Islam, p. 9.
12. Hitti, Philip K. Islam and the West: A Historical, Cultural Survey. D. Van Nostrand Company Inc., New Jersey, 1962, p. 14.
13. Muhammad at Mecca, p. 39.
14. Armstrong, Karen. Muhammad: A Prophet for Our Time. Harper Collins Publishers, New York, 2006, pp. 95–96.
15. Yūnus, 10:15.
16. Al-Najm, 53:3–4.
17. Zubair, Dr. Hafiz Muhammad. Islam and the Orientalists. Kitab Saraye Bayt al-Ḥikmat, Lahore, Pakistan, 1441 AH/2020 CE, p. 28.
18. Al-A'rāf, 7:179.
19. Al-Ḥujurāt, 49:10.
20. Ṣunan Abī Dāwūd, Kitāb al-Adab, Bāb al-Muwākhāt, ḥadīth no. 4893, vol. 4, p. 273.
21. Āl ʿImrān, 3:103.
22. Pasruri, Muhammad Shafiq Khan. Ḥurmat-i Rasūl ﷺ aur Āzādī-yi Rāʾy. Makhzan-i ʿIlm, Urdu Bazar, Lahore, Pakistan, 1st edition, September 2012, p. 13.
23. Al-Naḥl, 16:125.
24. Ṭā Hā, 20:43–44.
25. Nadwi, Syed Abul Hasan Ali. Islāmiyyāt aur Maghribī Mustashriqīn wa Musalmān Muṣannifīn. Trans. Syed Salman Husaini Nadwi. Majlis Taḥqīqāt wa Nashriyyāt-i Islām, Lucknow, India, 1st edition, 1402 AH/1982 CE, p. —.